سوال

(784) جہیز کی چیز کسی کو دینے کو طلاق کے ساتھ معلق کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا: اگر تو نے میری اجازت کے بغیر گھر میں سے جہیز کی کوئی چیز کسی کو دی، تھوڑی دی ہو زیادہ، تو تجھے طلاق۔ پھر وہ دو دن کے بعد اس بات میں استثناء کرتے ہوئے کہتا ہے: سوائے اس کے جو تو کسی سائل وغیرہ کو دے دے، تو کیا اس کی یہ بات معتبر ہوگی یا نہیں؟ اور یہ بات قسم ہے یا شرط؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ طلاق کی قسم ہے، کیونکہ یہ ایسی قسم ہوتی ہے جس میں کسی کام کے کرنے کی ترغیب یا اس سے روکنے کا مفہوم ہوتا ہے۔ اور سوال میں مذکورہ کلام اس قسم کا ہے کہ وہ اسے گھر سے کچھ نکالنے سے روکنا چاہتا ہے، اور پھر دو دن بعد اس سے استثناء کرنا تو یہ استثناء مفید طلب نہیں ہے، اور جو استثناء متصل نہ ہو وہ مفید نہیں ہوا کرتا۔ اگر مفید ہو تو قسم کا مقصد ختم ہو جائے گا۔ کیونکہ یہ اس کے کلام سے متصل نہیں ہے۔ اور اگر اس نے سائل وغیرہ کا ارادہ نہیں کیا تھا (تو اس کے لیے جائز ہوگا کہ سائل وغیرہ کو دے سکتی ہے) اور اس کی دلیل یہ ہوگی کہ اگر اسے ایسی قسم بولتے وقت ہی پوچھ لیا جائے کہ کیا تمہاری اس قسم میں سائل وغیرہ شامل ہے یا نہیں۔ اور اگر کہے کہ میرا مقصد یہ ہے کہ وہ سائل کے علاوہ کسی اور کو نہ دے، تو اس کی یہ نیت کافی ہوگی اور اس کا بعد میں بتانا درست ہوگا کہ میں نے سوال کا ارادہ نہیں کیا تھا۔

اور ایسے ہی اگر قسم کا سبب کوئی ایسی بات ہو جس سے برانگیختہ ہو کر اس نے قسم اٹھائی ہو کہ اس میں سائل وغیرہ شامل نہیں ہوتے تو یہ چیز اس کی قسم میں شامل نہیں سمجھی جائے گی۔

اور اصل قاعدہ یہ ہے کہ قسم کا کلام عام ہوتا ہے، الا یہ کہ قسم کے وقت اس نے کسی قسم کی استثناء کی نیت کر لی ہو، یا اس کا سبب کوئی خاص امر ہو۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 560